بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۲

عَسٰٓی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

فون نمبر ۳

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر روشن دین تنویر
یوم یکشنبہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

نمبر ۱۹۸	۳ تبوک ۱۳۴۶ ہش ۔ ۲۶ جمادی الاول ۱۳۸۷ھ ۔ ۳ ستمبر ۱۹۶۷ء	جلد ۵۶/۲۱

اخبار احمدیہ

○ ربوہ ۲ ستمبر ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ۔ کل حضور نے نماز جمعہ پڑھائی۔ حضور نے خطبہ کے آغاز میں سفر یورپ کی کامیابی سے متعلق پھوپھی جان حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی، اپنی حرم محترم سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ اور اپنی صاحبزادی سیدہ امۃ الشکور بیگم صاحبہ کے تین نہایت مبشر خواب بیان فرمائے جو حضور کے سفر پر روانہ ہونے سے قبل انہوں نے دیکھے تھے ۔ پھر حضور نے سفر یورپ کی غرض کی بااحسن وجوہ تکمیل پر روشنی ڈالنے کے بعد یورپ کے نومسلم احمدی احباب کے ایمان و اخلاص اور فدائیت کے بعض نہایت ایمان افروز واقعات بیان فرمائے اور احباب کو غلبۂ اسلام کے ضمن میں ان کی اہم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ حضور نے اس امر پر زور دیا کہ ہر احمدی اپنے اندر دنیا کی راہ نمائی اور قیادت کرنے کی اہلیت پیدا کرے۔ حضور نے فرمایا کہ وہ وقت آنے والا ہے کہ جب اہل یورپ اور دنیا کی دوسری اقوام ایسے لوگوں کا مطالبہ کریں گی جو انہیں دین سکھا سکیں۔ اور اس بارہ میں ان کی راہ نمائی کریں۔ اس لئے احباب کو چاہیئے کہ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ اور اپنے بچوں کے دلوں میں یہ بات بٹھائیں کہ وہ ہر طرف سے منہ موڑ کر خدمت دین کی طرف توجہ دیں۔ حضور نے فرمایا اس کے لئے دو باتوں کی ضرورت ہے۔ اول یہ کہ ہر ایک آپ میں سے اہل ہو دین سکھانے کا دوسرے ہر ایک اسے جہاں بھیجا جائے۔ وہاں جانے اور وہاں کے لوگوں کو دین سکھانے کے لئے ہر وقت تیار ہو۔ حضور کا یہ خطبہ ایک گھنٹہ تک جاری رہا۔

○ ربوہ ۲ ستمبر۔ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ و وکیل التبشیر تحریک جدید دو ہفتہ کے لئے ربوہ سے باہر تشریف لے گئے ہیں۔

○ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ

"امانت فنڈ تحریک جدید میں روپیہ جمع کروانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمت دین بھی"۔

(دفتر امانت تحریک جدید)

"ہم عرصہ سے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی زیارت اور حضور سے فیض حاصل کرنے کے بھوکے تھے"

"حضور سراپا محبت ہیں۔ آواز میں خلوص اور مٹھاس ہے اور مسکراہٹ میں جادو"

یورپ میں حضور کی تشریف آوری پر وہاں کے ایک مبلغ اسلام اور بعض دیگر احباب کے قلبی تاثرات

اللہ تعالیٰ کے فضل سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا سفر یورپ جہاں یورپی اقوام تک اسلام کا پیغام پہنچانے کے لحاظ سے بہت بابرکت اور مثمر ثمرات ثابت ہوا وہاں یورپ کے مختلف ممالک کے نومسلم احمدیوں اور وہاں مقیم دیگر احمدی احباب کے لئے بھی بہت خیر و برکت اور یمن و سعادت کا موجب بنا۔ وہ لوگ مرکز سلسلہ سے ہزاروں میل دور ہونے کے باعث حضور کی زیارت اور حضور کے وجود باجود سے فیض حاصل کرنے کے لئے بے تاب تھے۔ بفضل اللہ تعالیٰ حضور کے وہاں تشریف لے جانے سے ان کی دلی تمنا پوری ہوئی۔ اور انہیں حضور کی زیارت کرنے اور حضور کے ارشادات سے فیض یاب ہونے کا انمول موقعہ میسر آیا۔ اس غیر معمولی سعادت کے حصول پر ان کا خوش ہونا اور خوشی سے پھولے نہ سمانا ایک قدرتی امر ہے۔ چنانچہ وہاں کے احباب اپنی اس خوش بختی پر جن قلبی تاثرات کا اظہار کر رہے ہیں وہ اس امر کا زندہ ثبوت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک طرف حضور کا وجود باجود احباب جماعت کے لئے سراپا محبت ہے اور دوسری طرف . . . جماعت کو اپنے جان و دل سے عزیز آقا سے والہانہ محبت ہے اور جماعت بفضل اللہ تعالیٰ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث خِیَارُ اَئِمَّتِکُمُ الَّذِیْنَ تُحِبُّوْنَهُمْ وَیُحِبُّوْنَکُمْ وَتُصَلُّوْنَ عَلَیْهِمْ وَیُصَلُّوْنَ عَلَیْکُمْ کی پوری پوری مصداق ہے۔

ذیل میں یورپ کے ایک مبلغ اسلام اور وہاں کے بعض احباب کے قلبی تاثرات پیش کئے جاتے ہیں۔ جن کا اظہار محترم مبلغ صاحب نے اپنے ایک دوست کے نام ذاتی خط میں کیا ہے۔ چنانچہ وہ اپنے خط محررہ ۳۰ جولائی ۱۹۶۷ء میں رقمطراز ہیں:۔

"حضور کی آمد کا بڑا ہی لطف آیا۔ حضور تو سراپا محبت ہیں۔ ہم تو ایک عرصہ سے خلیفۃ المسیح کی دید کے اور اس وجود سے فیض حاصل کرنے کے بھوکے تھے۔ حضور کا دوسرے لوگوں پر بھی بڑا اچھا اثر پڑا ہے۔ حضور کی آواز میں خلوص اور مٹھاس ہے۔ حضور کی مسکراہٹ میں جادو ہے۔ حضور کے کلمات تو شاید شیر کے کان میں پڑیں تو وہ بھی رام ہو جائے۔ حضور نے کمال عفو وستاری و دلداری سے کام لیا ہے۔ حضور کی نظر عیب پر نہیں گئی خوبی پر ہی گئی ہے جو سنا تھا اس سے بہتر پایا۔"

مسعود احمد مبشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳ ستمبر ۱۹۶۷ء

اسلام دنیا میں قیام امن چاہتا ہے

(۲)

الغرض جو احکام قیام امن کے لئے بیان کئے گئے ہیں۔ ان پر حقیقی عمل اسی وقت ہو سکتا ہے۔ جب ہم اسلام کی حقیقت کو جیسا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمائی ہے سمجھیں اور اس کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالیں۔ ورنہ حقیقت یہ ہے کہ ان احکام پر عمل کرنا معمولی بات نہیں ہے۔

اسلام کے جو احکام ہیں وہ بے شک عقل کی کسوٹی پر بھی پورے اترتے ہیں۔ لیکن محض عقل سے کسی حکم کی خوبیوں کو جان لینا ایک فلسفہ تو کہلا سکتا ہے۔ مگر اس سے دنیا میں قیام امن کو کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔ جب تک ہم اسلامی احکام کی بنیاد خود اسلامی نظریہ جات پر عملاً قائم نہ کریں۔ بے شک آج یو۔این او عقلاً ایسے اصول وضع کر رہی ہے جو اگر زیر عمل لائے جائیں تو واقعی دنیا میں امن قائم ہو سکتا ہے۔ لیکن یہ اصول محض بڑی قوموں کے لئے دکھاوے ہی کے بن کر رہ جاتے ہیں۔ اصل چیز یہ ہے کہ ان احکام کو مذہبی روح کے ساتھ اختیار کریں۔ اسی وقت یہ احکام زیر عمل بھی آ سکتے ہیں اور ان سے وہ فوائد بھی مرتب ہو سکتے ہیں۔ جن سے دنیا میں حقیقی امن قائم ہو سکتا ہے۔

اس سے واضح ہے کہ ہمارے پاس ایک عظیم الشان خزانہ اسلام کی صورت میں موجود ہے۔ اس لئے ہمارا فرض ہے کہ اس خزانے کو بند کر کے نہ رکھیں بلکہ تمام دنیا میں اس کو تقسیم کریں اور یہ خزانہ صرف اسی صورت میں دنیا تک پہنچایا جا سکتا ہے جب ہم عملاً اس کا صحیح نمونہ بن جائیں۔ اور اسلام محض ایک فلسفہ کے طور پر نہیں بلکہ ایک واقعی ایسی صداقت کے طور پر دنیا کے سامنے آ جائے کہ یہ دنیا اسلام کے نور سے منور ہو جائے اور تمام اندھیرے رفو چکر ہو جائیں۔

اس ضمن میں سب سے پہلی چیز ضروری ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ پر ایمان ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں سب سے پہلے ایمان بالغیب ہی کو رکھا ہے اور فرمایا ہے کہ قرآن کریم انہی لوگوں کو ہدایت دیتا ہے جو سنجیدگی یعنی تقویٰ سے اس سے ہدایت حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

آج مغربی مادہ پرستی نے انسان کو اللہ تعالیٰ سے بالکل بے نیاز کر دیا ہے۔ یہاں تک کہ اب امریکی پبلک سکولوں میں "دعا" کو اور یہ اقرار کرنا کہ یہ نعمتیں اللہ تعالیٰ نے عطا کی ہیں ممنوع قرار دیا گیا ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ مغربی تہذیب انسان کو خدا پرستی سے محروم کرنا چاہتی ہے۔ اس کی وجوہات ہیں۔ ان لوگوں کے خیال میں غلط مذہبی تصور کی وجہ سے یہ ظن بیٹھ گیا ہے کہ دعا مانگنا اور کسی ایسی ہستی کو ماننا ہے۔ جو تمام دنیوی باتوں پر بظاہر دخل نہیں دیتی۔ انسان کو سست اور بے کار بنا دیتا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ یہ غلط فہمی بعض خدا پرستوں ہی نے پیدا کی ہے۔ وہ دعا اور توکل علی اللہ کے معنی غلط سمجھتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ دعا کوئی جادو کی قسم کی چیز ہے۔ جس سے بیماروں کو تندرست کیا جاتا ہے۔ یا اور کام لئے جا سکتے ہیں۔ اس لئے محنت اور کوشش کی ضرورت نہیں۔ اسلام میں دعا کا کوئی ایسا تصور نہیں ہے بلکہ قرآن کریم کی تعلیم یہ ہے کہ جو طاقتیں اللہ تعالیٰ نے تم کو دی ہیں ان کا پورا پورا استعمال کرو۔ مگر ان مغربی خود پرستوں کی طرح ڈینگ نہ مارو۔ کہ یہ طاقتیں ہی سب کچھ ہیں۔

اس غلط تصور نے جو بعض بگڑے ہوئے ادیان اور اذہان نے دعا کو دے رکھا ہے۔ مغربی فیلسوفوں نے اللہ تعالیٰ کی ہستی سے انکار کرنا ضروری قرار دیا ہے۔ حالانکہ وہ نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ کی ہستی سے انکار کی وجہ سے اخلاق کا تمام تنکا ہی زمین پر آ رہتا ہے۔ اگر خدا تعالیٰ اور معاد پر علی وجہ البصیرت ایمان نہ ہو تو اخلاقی اقدار کی کوئی بنیاد قائم ہی نہیں رہ سکتی۔ چنانچہ یورپ اور امریکہ میں جو بد اخلاقی کے رجحانات پرورش پا رہے ہیں ان کی وجہ انکار باللہ والمعاد ہی ہیں ——— یورپ اور امریکہ کی عورتیں اب کم سے کم ایسا لباس پہننے لگی ہیں۔ جو بے شرمی کی حد تک جا پہنچا ہے۔ اس لئے جن ممالک میں ابھی شرم و حیا کو عورتوں کا زیور سمجھا جاتا ہے۔ وہ ایسے قوانین بنانے پر مجبور ہو رہے ہیں۔ جو ایسے لباس کو قابل سزا قرار دیتے ہیں۔ چنانچہ حال ہی میں پیرس کی ایک خبر شائع ہوئی ہے۔ کہ جو عورتیں جزیرہ مڈغاسکر میں تفریح و سیر کے لئے جائیں وہ اپنے گھگرے لمبے رکھیں ورنہ ان کو دس روز قید کی سزا دی جائے گی۔ اس حکم کا اطلاق تمام ان عورتوں پر ہو گا جن کی عمر ۱۰ سال یا اس سے اوپر ہے۔

اس حکم پر عمل کرانے کے لئے یہ طریق اختیار کیا گیا ہے کہ جو عورتیں بندرگاہ پر اتریں ان کے گھگروں کا جائزہ لیا جائے گا۔ جن کے گھگرے مقررہ حد سے چھوٹے ہوں گے ان کو درست لباس پہننے کے لئے کہا جائے گا۔ ورنہ جیل میں ٹھونس دیا جائے گا۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مغربی لوگ بھی ایسی آزاد خیالیوں کو برا سمجھتے ہیں۔ مگر چونکہ وہ مذہب سے عاری ہیں۔ اس لئے مذہبی اصولوں کو قانون کی صورت میں بغیر محسوس کئے ڈھالنے پر مجبور ہیں۔ اگر یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی آواز پر کان دھریں اور سنجیدگی کے ساتھ ایمان باللہ والمعاد کے لئے کوشاں ہوں تو انہیں اسلام میں تمام ایسے اصول مل جائیں گے۔ جو دنیا میں قیام امن کے لئے ضروری ہیں۔ البتہ ان اصولوں پر عمل سے خاطر خواہ نتائج اسی وقت نکل سکتے ہیں۔ جب وہ خدا تعالیٰ کی طرف لوٹیں۔ اور اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے لئے وہ طریقے استعمال کریں جو اسلام نے پیش کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اَلَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا

یعنی جو لوگ ہماری تلاش میں مجاہدہ کرتے ہیں۔ ہم ان کو اپنی طرف آنے کے راستے بتاتے ہیں۔

حدیث النبی ﷺ

دوزخ اور جنت بندوں کے ساتھ ہے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْجَنَّةُ اَقْرَبُ اِلٰی اَحَدِکُمْ مِنْ شِرَاکِ نَعْلِهٖ وَالنَّارُ مِثْلُ ذٰلِکَ

ترجمہ۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جنت تمہاری جوتی کے تسمے سے زیادہ قریب ہے۔ اور ایسے ہی دوزخ بھی"۔

(بخاری کتاب الاستئذان)

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ

مورخہ ۱۱، ۱۲، ۱۳ جنوری ۱۹۶۸ء کو بمقام ربوہ منعقد ہو گا

امسال چونکہ رمضان المبارک دسمبر کے پہلے ہفتہ میں شروع ہو رہا ہے اس لئے جلسہ سالانہ کی تاریخیں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۱۱، ۱۲، ۱۳ جنوری ۱۹۶۸ء بروز جمعرات۔ جمعہ۔ ہفتہ مقرر فرمائی ہیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشق رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)

(از مکرم عبدالرب انور محمود خان صاحب ایم۔اے۔ ایل ایل بی ابن مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب مربی سلسلہ کراچی)

(۲)

حضرت اقدس علیہ السلام نے اپنی تصنیفات میں نثر کی صورت میں بھی رسول کریم صلعم کا اصل مقام مرتبہ اور آپ کی سیرت طیبہ کے گہر پاروں کو بیان کیا ہے۔ حضور نے اپنی معرکۃ الآراء تصنیف سرمہ چشم آریہ میں قرب الٰہی کی تین اقسام بیان کی ہیں اوّل قسم کی مثال خادم اور مخدوم کی تشبیہ سے مناسبت رکھتی ہے دوسری قسم قرب ولد اور والد کی تشبیہ سے مناسبت رکھتی ہے اور پھر تیسرے قسم کے قرب کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"تیسرے قسم کا قرب ایک ہی شخص کی صورت اور اس کے عکس سے مشابہت رکھتا ہے یعنی جیسے ایک شخص آئینہ صاف وسیع میں اپنی شکل دیکھتا ہے تو تمام شکل اس کی مع اپنے تمام نقوش کے جو اس میں موجود ہیں عکسی طور پر اس آئینہ میں دکھائی دیتی ہے ایسا ہی اس قسم ثالث قرب میں تمام صفات الٰہیہ صاحب قرب کے وجود میں بہ تمامتر صفائی منعکس ہو جاتے ہیں اور یہ انعکاس ہر ایک قسم کی تشبیہ سے جو پہلے اس سے بیان کیا گیا ہے اتم و اکمل ہے کیونکہ یہ صاف ظاہر ہے کہ جیسے ایک شخص آئینہ صاف میں اپنا مونہہ دیکھ کر اس شکل کو اپنی شکل کے مطابق پاتا ہے۔ وہ مطابقت اور مشابہت اس کی شکل سے نہ کسی غیر کو کسی حیلہ یا تکلف سے حاصل ہو سکتی ہے اور نہ کسی فرزند میں ایسی ہو بہو مطابقت پائی جاتی ہے اور یہ مرتبہ کس کے لئے میسر ہے اور کون اس کامل درجہ قرب سے موسوم ہے اس کا جواب یہ ہے کہ یہ اسی کو میسر آتا ہے کہ جو الوہیت اور عبودیت کے دونوں قوسوں کے بیچ میں کامل طور پر ہو کر دونوں قوسوں سے ایسا شدید تعلق پکڑتا ہے کہ گویا ان دونوں کا عین ہو جاتا ہے اور اپنے نفس کو بکلّی درمیان سے اٹھا کر آئینہ صاف کا حکم پیدا کر لیتا ہے اور وہ آئینہ ذوجہتین ہونے کی وجہ سے ایک جہت سے صورت الٰہیہ بطور ظلّی حاصل کر لیتا ہے اور دوسری جہت سے وہ تمام فیض حسب استعداد و طبائع مختلفہ اپنے مقابلین کو پہنچاتا ہے اسی کی طرف اشارہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے

ثُمَّ دَنٰی فَتَدَلّٰی فَکَانَ
قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی

پھر نزدیک ہوا (یعنی خدا تعالیٰ سے) پھر نیچے کی طرف اترا (یعنی مخلوق کی طرف تبلیغ احکام کے لئے نزول کیا) پس اس جہت سے کہ وہ اوپر کی طرف صعود کر کے انتہائی درجہ قرب تام کو پہنچا اور اس میں اور حق میں کوئی حجاب نہ رہا اور پھر نیچے کی طرف اس نے نزول کیا اور اس میں اور خلق میں کوئی حجاب نہ رہا یعنی چونکہ وہ اپنے صعود اور نزول میں اتم و اکمل ہوا اور کمالات انتہائیہ تک پہنچ گیا اس لئے دو قوسوں کے بیچ میں یعنی وتر کی جگہ میں جو قطر دائرہ ہے اتم اور اکمل طور پر اس کا مقام ہوا بلکہ وہ قوس الوہیت اور قوس عبودیت کی طرف اس سے بھی زیادہ تر جو خیال و گمان و قیاس میں نہیں آ سکتا نزدیک ہوا۔ مثلاً صورت ان دو قوسوں کی یوں ہے:۔

اس شکل میں جو خط مرکز دائرہ کو قطع کرتا ہے یعنی جو قطر دائرہ ہے وہی قاب قوسین یعنی دونوں قوسوں کا وتر ہے۔ جاننا چاہیئے کہ دونوں قسم کے وجود واجب اور ممکن کے ایک ایسے دائرہ کی طرح ہیں کہ جو خط گذرندہ بہ مرکز سے دو قوسوں پر منقسم ہو وہی خط جو قطر دائرہ ہے جس کو قرآن شریف میں قاب قوسین سے تعبیر کیا ہے اور عام بول چال علم ہندسہ میں اس کو وتر قوسین کہتے ہیں وہ ذات مفیض اور مستفیض میں بطور برزخ واقع ہے کہ جو اپنے اخص کمال میں جو انتہائی درجہ کمالات کا ہے نقطہ مرکز دائرہ سے جو وتر قوس کا درمیانی نقطہ ہے مشابہت رکھتا ہے یہی نقطہ تمام کمالات انسان کامل کا دل ہے جو قوس الوہیت و عبودیت کی طرف خطوط مساویہ نسبت رکھتا ہے اور یہی نقطہ ارفع نکات ان خطوط عمودیہ کا ہے جو محیط سے خط دائرہ تک کھینچے جائیں اگرچہ وتر قوسین اور بہت سے ایسے نکات تابہت یافتہ ہیں جو درحقیقت کمالات روحانیہ صاحب وتر کے صور محسوسہ ہیں لیکن بجز ایک نقطہ مرکز کے اور جس قدر نقاط وتر ہیں ان میں دوسرے انبیاء و رسل و ارباب صدق و صفاء بھی شریک ہیں اور نقطہ مرکز اس کمال کی صورت ہے کہ جو صاحب وتر کو بہ نسبت جمیع دوسرے کمالات کے اعلیٰ و ارفع و اخص و ممتاز طور پر حاصل ہے جس میں حقیقی طور پر مخلوق میں سے کوئی اس کا شریک نہیں ہاں اتباع و پیروی سے ظلّی طور پر شریک ہو سکتا ہے اب جاننا چاہیئے کہ دراصل اس نقطہ وسطی کا نام حقیقت محمدیہ ہے جو اجمالی طور پر جمیع حقائق عالم کا منبع و اصل ہے اور درحقیقت اس ایک نقطہ سے خط وتر انبساط و امتداد پذیر ہوا ہے .... اور جو تشبیہات قرآن شریف میں آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ظلّی طور پر خداوند قادر مطلق سے دی گئی ہیں ان میں سے ایک یہ آیت ہے جو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے دَنٰی فَتَدَلّٰی فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی یعنی وہ (حضرت سیدنا محمد صلعم) اپنی ترقیات کاملہ قرب کی وجہ سے دو قوسوں میں بطور وتر کے واقع ہے بلکہ اس سے نزدیک تر اب ظاہر ہے کہ وتر کی طرف اعلیٰ میں قوس الوہیت واقع ہے سو جبکہ نفس پاک محمدی اپنی شدت قرب اور نہایت درجہ صفائی کی وجہ سے وتر کی حد سے آگے بڑھا اور دریائے الوہیت سے نزدیک تر ہوا تو اس ناپیدا کنار دریا میں جا پڑا اور الوہیت کے بحر اعظم میں ذرہ بشریت گم ہو گیا اور یہ بڑھنا نہ مستحدث اور جدید طور پر بلکہ وہ ازل سے بڑھا ہوا تھا اور ظلّی اور مستعار طور پر اس بات کے لائق تھا کہ آسمانی صحیفے اور الہامی تحریریں اس کو مظہر اتم الوہیت قرار دیں اور آئینہ حق نما اس کو ٹھیرا دیں۔"

اس تمام تقریر کا مدعا و خلاصہ یہ ہے کہ عند المحقق قرب الٰہی کے مراتب تین قسم پر منقسم ہیں اور تیسرا مرتبہ قرب کا جو مظہر اتم الوہیت اور آئینہ خدا نما ہے حضرت سیدنا و مولانا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے مسلم ہے جس کی شعائیں ہزارہا دلوں کو منور کر رہی ہیں اور بے شمار سینوں کو اندرونی ظلمتوں سے پاک کر کے نور قدیم تک پہنچا رہے ہیں۔

"محمد عربی بادشاہ ہر دوسرا
کرے ہے روح قدس جس کے در کی دربانی
اسے خدا تو نہیں کہہ سکوں پہ کہتا ہوں
کہ اس کی مرتبہ دانی میں ہے خدا دانی"

(از سرمہ چشم آریہ صہ ۱۸۵ - ۲۵۱)

اس بیان سے ظاہر ہے کہ رسول اکرم صلعم کس مقام روحانیت پر فائز تھے اور حضرت اقدس علیہ السلام نے اس حقیقت کو کس عمدگی کے ساتھ ظاہر فرمایا۔

عشق و محبت کے لئے ایک اور لازمی امر یہ ہوتا ہے کہ عاشق اپنے محبوب سے قرب کا تعلق قائم کرنا چاہتا ہے وہ اس کی صفات کو اپناتا ہے اس کی خواہشات کا احترام کرتا ہے بلکہ یوں کہئے کہ وہ اپنے محبوب کے چاہنے والوں کو بھی چاہنے لگتا ہے تاکہ اس کا محبوب اسے مل جائے۔ اس لازمۂ عشق کو بھی حضرت اقدس علیہ السلام نے بڑی خوبصورتی سے پیش فرمایا۔ حضرت مسیح موعودؑ نے صحابہ رضوان اللہ اجمعین کی جو صفات بیان فرمائی ہیں اور جو تعریفی کلمات اور دعائیہ فقرات تحریر فرمائے ہیں وہ روز روشن کی طرح اس امر کو ثابت کر رہے ہیں کہ حضرت اقدس علیہ السلام کے روئیں روئیں میں عشق محمد صلعم کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا چنانچہ آپ اپنے عربی شعر میں صحابہ کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

قَوْمٌ کِرَامٌ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَھُمْ
صَارُوْا لِخَیْرِ الرُّسُلِ کَالْاَعْضَاءِ

کہ صحابہ رضوان اللہ اجمعین وہ معزز و مکرم قوم ہے کہ جس میں ہم باہمی موازنہ و تفریق نہیں کر سکتے کیونکہ وہ تمام کے تمام رسول اکرم صلعم کے اعضائے مبارکہ ہو گئے تھے اس شعر میں صحابہ کی اصل شان کس قدر پیارے انداز میں بیان فرمائی ہے

اسی طرح دوسرے اشعار میں بھی صحابہ کی شان بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

قَدْ وَدَّعُوْا اَھْوَاءَھُمْ وَنُفُوْسَھُمْ
وَتَبَرَّءُوْا مِنْ کُلِّ نَشَبٍ فَانٍ
ظَھَرَتْ عَلَیْھِمْ بَیِّنَاتُ رَسُوْلِھِمْ
فَتَمَزَّقَ الْاَھْوَاءُ کَالْاَوْثَانِ
کَسَحُوْا بُیُوْتَ نُفُوْسِھِمْ وَتَبَادَرُوْا
لِتَمَتُّعِ الْاِیْقَانِ وَالْاِیْمَانِ

(ترجمہ) انہوں نے اپنی خواہشوں اور نفوس کو چھوڑ دیا۔ اور سب طرح کے فانی مالوں سے بیزار ہو گئے رسول کریم صلعم کی کھلی کھلی دلیلیں ان پر ظاہر ہوئیں اس لئے انکی نفسانی خواہشیں بھی ان کے بتوں کی طرح ٹکڑے ٹکڑے ہو گئیں۔ انہوں نے اپنے نفسوں کے گھروں کو خوب صاف کیا۔ اور یقین اور ایمان کی دولت لینے کو آگے بڑھے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تمام زندگی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی یاد میں صرف فرما دی یہی وجہ ہے کہ خدائے عزّوجل نے آپ کو مقام ماموریت سے سرفراز فرمایا اور آپ اس مقام کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں

اس نور پر فدا ہوں اس کا ہی میں ہوا ہوں
وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

ناصرات الاحمدیہ اور چندہ وقفِ جدید

(حضرت سیدہ ام متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

قریباً ایک سال ہوگیا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک خصوصی تحریک احمدی بچوں کے لئے جاری فرمائی تھی اور وہ تحریک یہ تھی کہ سولہ سال تک کا ہر احمدی لڑکا اور لڑکی آٹھ آنے ماہوار یا چھ روپے سالانہ وقفِ جدید کے لئے ادا کرے اور اس طرح سلسلہ احمدیہ کے چندہ جات میں سے ایک ضروری اور اہم حصہ کا بوجھ صرف احمدی بچے مل کر اٹھالیں اس قربانی کے نتیجہ میں جہاں وقفِ جدید کا کام جاری رہے گا وہاں بچپن سے ہی بچوں کو اپنے دین سے محبت ہو گی۔ اسلام کی خاطر قربانیاں دینے کی عادت پیدا ہوگی اور بڑے ہو کر وہ اسلام کے غلبہ کے لئے بڑھ چڑھ کر قربانیاں دینے والے ہوں گے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی اس تحریک کے مخاطب لڑکے بھی ہیں اور لڑکیاں بھی۔ لیکن ابھی تک ناصرات الاحمدیہ نے اور ان کی عہدہ داران نے پوری طرح اپنی ذمہ داری کو سمجھا نہیں۔ اس میں زیادہ ذمہ داری بچوں کی ماؤں کی ہے۔ لجنہ اماء اللہ کا قیام جب حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تھا اور اپنے قلم سے لجنہ اماء اللہ کی ابتدائی تحریک تحریر فرمائی تھی تو اس میں آپ نے فرمایا تھا:۔

"بچوں میں اگر قربانی کا مادہ پیدا کیا جاسکتا ہے تو وہ بھی ماں ہی کے ذریعہ کیا جاسکتا ہے۔"

(از ھار صفحہ ۲۸)

اپنے سفرِ یورپ پر جانے سے قبل حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے جو خطبہ ارشاد فرمایا تھا اس میں جماعت کی مستورات کو بھی مخاطب کرتے ہوئے فرمایا تھا:۔

"کیا آپ اس بات کو پسند کریں گی اے احمدی بہنو! .... کہ آپ کو تو خدا کی رضا کی جنت نصیب ہو جائے لیکن آپ کے بچے اس جنت کے دروازے سے دھتکارے جائیں اور دوزخ کی طرف ان کو بھیج دیا جائے یقیناً آپ میں سے کوئی بھی اس بات کو پسند نہیں کرے گا۔ جب آپ ان چیزوں کو پسند نہیں کرتے تو پھر آپ ان ذمہ داریوں کی طرف متوجہ کیوں نہیں ہوتے پس اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں اور بچوں کے دلوں میں دین کی راہ میں قربانیاں دینے کا شوق پیدا کریں۔

ہماری جماعت میں امیر بھی ہیں اور غریب بھی ہیں میں یہ نہیں کہتا کہ ہر بچہ اٹھنی دے مگر میں یہ ضرور کہتا ہوں کہ ہر بچہ جتنا دے سکتا ہے ضرور دے۔"

(الفضل ۱۸ر جولائی)

میری سب بہنوں کو اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان یاد رکھنا چاہیئے:۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِاِيْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَمَا اَلَتْنٰهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ۔ كُلُّ امْرِئٍ بِمَا كَسَبَ رَهِيْنٌ۔ (سورہ طور)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اور جو لوگ ایمان لے آئے ہیں اور ان کی اولاد بھی ایمان کے معاملہ میں ان کے نقشِ قدم پر چلی ہے یعنی انہوں نے ہر قربانی میں ویسا ہی جذبہ کا اظہار کیا جیسا ان کے ماں باپ کرتے رہے ہیں تو ہم ان کے ساتھ اعلیٰ جنتوں میں ان کی اولاد کو بھی جمع کر دیں گے۔

پس ناصرات الاحمدیہ کو قربانیوں کے لئے تیار کرنا صرف ان کی عہدہ داران کا کام نہیں بلکہ ہر احمدی ماں کا فرض ہے کہ وہ اپنی بچی کو ابھی سے خدماتِ دینیہ میں حصہ لینے پر مجبور کرے اسے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہر تحریک پر اور خصوصاً وہ تحریک جو ہے ہی بچوں کے لئے حصہ لینے پر مجبور کریں تا ان میں اس چھوٹی سی عمر سے پیسے ضائع کرنے کی بجائے اسلام کے لئے خرچ کرنے کی عادت پڑے۔

میں امید کرتی ہوں کہ ناصرات کی عہدہ دار اپنی سستیوں کو چھوڑتے ہوئے ہر احمدی بچی کو چندہ وقفِ جدید میں اس کی استطاعت کے مطابق شامل کرنے کی کوشش کریں گی۔ چندہ خواہ کم ہو مگر یہ کوشش ہو کہ کوئی لڑکی سولہ سال سے نیچے کی ایسی نہ رہ جائے جس نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی آواز پر لبیک نہ کہا ہو۔

مریم صدیقہ

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

دین کا کارواں اب رواں ہی رہے

جذبۂ شوق اپنا جواں ہی رہے
دین کا کارواں اب رواں ہی رہے

راہِ ایماں پہ شمعیں جلاتے چلیں
کفر کی چیرہ دستی مٹاتے چلیں
چشم و دل شوق سے جگمگاتے چلیں
ذرّے ذرّے کو سورج بناتے چلیں

جذبۂ شوق اپنا جواں ہی رہے
دین کا کارواں اب رواں ہی رہے

یہ ہے دَورِ مسیحِ زماں دوستو
لمحہ لمحہ ہے اَب جاوداں دوستو
گردِ رہ بھی ہے جنّت نشاں دوستو
آؤ منزل کے نغمات گاتے چلیں

جذبۂ شوق اپنا جواں ہی رہے
دین کا کارواں اب رواں ہی رہے

لے کے چشم و دل و جاں میں قرآن کو
دیں شکستِ عظیم آج شیطان کو
اور رہِ راست پر لائیں انسان کو
ہم خودی کے بُتوں کو گراتے چلیں

جذبۂ شوق اپنا جواں ہی رہے
دین کا کارواں اب رواں ہی رہے

ہر طرف دعوتِ خاتم الانبیاء
ہر طرف امن کی پُرمسرّت فضا
مرحبا دیں کے خدّام صد مرحبا
لو سبھی مل کے نعرے لگاتے چلیں

جذبۂ شوق اپنا جواں ہی رہے
دین کا کارواں اب رواں ہی رہے

(نسیم سیفی ربوہ)

ایک مفید تجویز

مکرم غلام رسول صاحب بھٹی بنی سرروڈ وقف عارضی کے بعد اپنی رپورٹ میں لکھتے ہیں کہ:۔

"میرے خیال میں بہتر ہوگا کہ جو دوست وقف کے دن پورے کر کے جائیں وہ اپنی کارگزاری، واقعات اور طریقِ تعلیم و تربیت اپنی اپنی جماعتوں کے دوستوں کو بھی جا کر سنائیں اس سے دوستوں کو ترغیب ہوگی اور ان کے اندر جوش اور ولولہ پیدا ہوگا۔"

ہمارے نزدیک یہ ایک مفید تجویز ہے۔ وقف عارضی کے فرائض میں یہ امر بھی داخل ہے کہ وہ اور احباب کو بھی وقف میں شامل کریں۔ انشاء اللہ یہ طریق اس کام میں ممد ثابت ہوگا۔

ابوالعطاء جالندھری

نائب ناظر اصلاح و ارشاد

انسانی صلاحیت کا سب سے بڑا دشمن
وقت کا ضیاع

(مکرم فتح محمد صاحب شرما کراچی)

کاہل اور سست انسان مردہ سے بھی بدتر ہوتا ہے۔ کیونکہ مُردے کو کوئی خواہش نہیں ہوتی اور کاہل انسان کی ہزاروں خواہشیں ہوتی ہیں جنہیں وہ زندہ رہتے ہوئے بھی پورا نہیں کر سکتا۔ زندگی کے اہم ترین اور ضروری فرائض سے فرار اختیار کرنے والے ہر معاملہ میں ناکام رہتے ہیں۔ لوگ ان کے قول و فعل پر ہرگز اعتبار نہیں کرتے وہ ہر ایک کی نظروں میں مجرمانہ حیثیت اختیار کر لیتے ہیں یہاں تک کہ لوگ ایسے شخص سے بیزار ہو جاتے ہیں غفلت انسانی صلاحیت کی سب سے بڑی دشمن ہے

حکماء کا قول ہے کہ زمانہ سیال ہے اسے کسی آن سکون نہیں۔ بادی تو نے بھی فرمایا ہے کہ ہر ایک کام کا وقت ہے۔ مگر انسان موت کا وقت نہیں جانتا۔ انبیاء کرام علیہم السلام بھی نصیحت فرماتے ہیں۔ کہ وقت سے ہوشیار رہو۔ وقت کی خبر رکھو۔ وقت کو برباد نہ کرو وقت کو غیر مفید باتوں میں ضائع نہ کرو۔ گھڑی گھڑی کا تم سے حساب لیا جائیگا۔ حکماء، علماء اور دانشمند بھی یہی کہتے ہیں کہ وقت کی قدر کرو اسے برباد نہ ہونے دو تاریخ بھی ہم کو یہی سبق دیتی ہے۔ صدیوں کا تجربہ بھی ہم کو یہی سکھاتا ہے۔ کہ دنیا میں جس قدر کامیاب اور ناموَر ہستیاں گزری ہیں ان سب کی ناموری اور کامیابی کا راز صرف وقت کی قدر اور اس کا صحیح استعمال تھا۔

وقت ہمارے پاس اس طرح آتا ہے۔ جیسے کوئی دوست بھیس بدل کر آتا ہے۔ اور چپ چاپ بیش قیمت تحفہ جات اپنے ساتھ لاتا ہے اگر ہم اُن سے فائدہ نہیں اٹھاتے تو وہ چپکے سے سب اپنے قیمتی تحائف کے واپس چلا جاتا ہے۔ اور پھر کبھی واپس نہیں آتا

کھوئی ہوئی دولت۔ محنت اور کفایت شعاری سے پھر حاصل ہو سکتی ہے۔ کھویا ہوا علم مطالعہ سے پھر مل سکتا ہے۔ گنوائی ہوئی تندرستی ڈاکٹروں اور دوا کی مدد سے واپس آ سکتی ہے۔ لیکن کھویا ہوا وقت لاکھ کوشش کرنے پر بھی دوبارہ حاصل نہیں ہو سکتا۔ اور ہمیشہ کے لئے ہاتھ سے نکل جاتا ہے۔

فضول کاموں میں سے ایک گھنٹہ روزانہ بچا کر معمولی آدمی بھی بہت ترقی کر سکتا ہے۔ دن میں ایک گھنٹہ روزانہ خرچ کر کے جاہل انسان بھی دس سال میں ایک اعلیٰ درجہ کا عالم فاضل بن سکتا ہے ایک گھنٹہ میں ایک معمولی لڑکا خوب اچھی طرح ایک کتاب کے بیس صفحے پڑھ سکتا ہے اور اس حساب سے سال میں سات ہزار صفحے پڑھ سکتا ہے۔ غرض ایک گھنٹہ روزانہ کی بدولت ایک حیوانی زندگی کار آمد اور مسرت بھری انسانی زندگی میں تبدیل ہو سکتی ہے اور ایک گھنٹہ روزانہ کام کر کے ایک گمنام شخص ایک مشہور اور کار آمد آدمی بن سکتا ہے۔

ایک اور دھوکہ ہے جو انسان کو وقت کے ضائع کرنے کی شرم اور افسوس سے بچاتا رہتا ہے۔ اور وہ لفظ "کل" ہے جس کے لئے کہا گیا ہے کہ انسان کی زبان میں کوئی لفظ ایسا نہیں۔ جو کل کے لفظ کی طرح اتنے گناہوں۔ اتنی حماقتوں۔ اتنی وعدہ خلافیوں اتنی خشک امیدوں۔ اتنی بے پروائیوں اور اتنی برباد ہونے والی زندگیوں کے لئے جوابدہ ہو کیونکہ اس کے لئے آنیوالی کل کبھی نہیں آتی۔ اور پچھلی کل کو ہم کبھی واپس نہیں لا سکتے وقت گذر جانے پر افسوس بے نتیجہ ہے کہاوت ہے "پھر پچھتائے کیا ہوت جب چڑیاں چگ گئیں کھیت"

کیا آپ کو زندگی سے محبت ہے؟ اگر ہے تو وقت کو برباد نہ کریں ایک ساعت کی بربادی سے جو نقصان ہوتا ہے۔ بقائے دوام بھی اس کی تلافی نہیں کر سکتی۔ اور نہ کبھی یہ کمی پوری ہو سکتی ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ وقت کو ضائع کرنا ایک طرح کی خودکشی ہے فرق صرف اتنا ہے کہ خودکشی ہمیشہ کے لئے زندگی سے محروم کر دیتی ہے۔ اور تضییع اوقات ایک محدود زمانے تک زندہ کو مُردہ بنا دیتی ہے۔ یہی منٹ گھنٹے اور دن جو غفلت اور بیکاری میں گذر جاتے ہیں اگر ان کا حساب کیا جائے تو ہفتوں اور مہینوں بلکہ برسوں تک پہنچتی ہے۔ اگر کسی شخص سے کہا جائے کہ تمہاری عمر سے دس پانچ سال کم کر دئے جائیں گے تو یقیناً اسکو صدمہ ہوگا۔ لیکن وہ خود معطل بیٹھا ہوا اپنی عمر عزیز کو برباد کرتا رہتا ہے مگر اس کے زوال و فنا پر کچھ افسوس نہیں کرتا۔

اگرچہ وقت کا بیکار کرنا اپنے ہاتھوں سے عمر کو کم کرنا ہے۔ لیکن اگر یہی نقصان ہوتا تو چنداں غم نہ تھا کیونکہ دنیا میں سب کو عمر طویل نصیب نہیں ہوتی۔ لیکن بڑا نقصان و خسارہ جو بیکاری اور تضییع اوقات سے ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ بیکار آدمی کے خیالات ناپاک اور رذیل ہو جاتے ہیں اور وہ طرح طرح کے عوارض جسمانی و روحانی میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ حرص و ہوس۔ ظلم و ستم حق تلفی دغا فریبی اور نشہ بازی عموماً وہی لوگ کرتے ہیں جو معطل و بیکار رہتے ہیں۔ جب تک انسان کی طبیعت اور دل و دماغ نیک اور مفید کام میں مشغول نہ ہوگا اس کا میلان ضرور بدی اور معصیت کی طرف رہیگا پس انسان اگر انسان بننا چاہتا ہے اور زندگی بآرام بسر کرنے کی خواہش رکھتا ہے تو اس کے واسطے ضروری ہے کہ وہ اپنے وقت پر نگران رہے ایک لمحہ بھی فضول نہ کھوئے اور ہر کام کے لئے وقت مقرر کر دے ورنہ جو شخص وقت کو برباد کرے گا۔ وقت اس کو برباد کر دے گا۔

موجودہ وقت خام مصالحہ کی مانند ہے۔ جس سے آپ جو کچھ چاہیں بنا سکتے ہیں۔ آئندہ زمانے کے خواب مت دیکھو کہ یہ موہوم ہے وقت کو پیچھے سے مت پکڑو کہ یہ ہاتھ نہ آئیگا بلکہ آگے سے روک کر اس کو قابو میں لاؤ

الغرض وقت وہ قیمتی سرمایہ ہے جو ہر شخص کو یکساں قدرت کی طرف سے عطا ہوا ہے جو لوگ اس سرمایہ کو معقول طور سے اور مناسب موقع پر کام میں لاتے ہیں وہی جسمانی راحت اور روحانی مسرت حاصل کرتے ہیں۔

وقت زندگی کا تانا بانا ہے اگر کھیل کود میں اُسے توڑ ڈالو گے تو پھر نہ جوڑ سکو گے۔

پھر وقت تو روئی کے گالوں کی مانند ہے عقل و حکمت کے چرخے میں کات کر اس کے قیمتی پارچہ جات بناؤ۔ ورنہ جہالت کی آندھیاں اسے اڑا کر کہیں سے کہیں پھینک دیں گی۔

وقت ایک ایسی زمین ہے جس میں محنت کے بغیر کچھ پیدا نہیں ہوتا۔ سعی کامل کی جائے تو یہ ضرور پھل دیتی ہے۔ بیکار چھوڑ دی جائے تو خاردار جھاڑیاں اگاتی ہے

وقت خدا تعالیٰ کی امانت ہے جس کا ایک لمحہ بھی ضائع کرنا مجرمانہ خیانت ہے واضح رہے کہ تفریح یا ورزش تضییع اوقات نہیں لہذا وقت کا صحیح استعمال کرتے ہوئے اپنی صحت کا بھی پورا پورا خیال رکھنا چاہئے کیونکہ روح ایک سوار ہے اور بدن اس کا گھوڑا۔ سوار خواہ کیسا ہی شہسوار ہو بیمار گھوڑے سے کیا کام لے سکتا ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ "اے عزیزو! تم نے وہ وقت پایا۔ جس کی بشارت تمام نبیوں نے دی ہے۔ ۔۔۔ سو اب اپنے ایمانوں کو خوب مضبوط کرو اور اپنی راہیں درست کرو اور اپنے دلوں کو پاک کرو اور اپنے مولیٰ کو راضی کرو۔ دوستو! تم اس مسافر خانہ میں محض چند روز کے لئے ہو اپنے اصلی گھر کو یاد کرو۔ تم دیکھتے ہو کہ ہر سال کوئی نہ کوئی دوست تم سے رخصت ہو جاتا ہے۔ ایسا ہی تم بھی کسی سال اپنے دوستوں کو داغ جدائی دے جاؤ گے۔ سو ہوشیار ہو جاؤ۔ اور اس پُر آشوب زمانہ کی زہر تم میں اثر نہ کرے اپنی اخلاقی حالتوں کو بہت صاف کرو کینہ اور بغض اور نخوت سے پاک ہو جاؤ اور اخلاقی معجزات دنیا کو دکھاؤ۔" (از اربعین نمبر ۴ - ص ۱۵)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:- "موجودہ دور ایک عظیم الشان دور ہے۔ اور اس کے کاموں کا اثر قیامت تک باقی رہنے والا ہے اسلئے جو شخص آج اس دور کے کسی اہم کام میں حصہ لیتا ہے۔ اور اپنی طاقت اور وسعت کے مطابق قربانی کرتا ہے وہ خدا تعالیٰ سے بہت بڑا اجر پانے کا مستحق ہے۔ ۔۔۔ خدمت دین کے یہ مواقع بار بار میسر نہیں آیا کرتے نسلیں مٹ جاتی ہیں مگر وہ لوگ جنہوں نے خدمت دین کے لئے قربانیاں کی ہوتی ہیں ان کے نام کو زمانہ نہیں مٹا سکتا اور نہ ثواب کو مٹا سکتا ہے۔ جو انہیں خدا تعالیٰ کی طرف سے ملنے والا اجر ہے۔" (الفضل ۲۷ جنوری ۱۹۶۳ء)

اطفال الاحمدیہ ربوہ کی تربیتی کلاس

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کی طرف سے مورخہ ۱۱ر اگست سے ۱۹ر اگست تک ایک ہفتہ روزہ تربیتی کلاس کا اجراء کیا۔ اس کلاس کا افتتاح مورخہ ۶۷-۸-۱۱ کو محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد نے فرمایا۔ اس کلاس میں ربوہ کی قریباً سولہ مجالس کے ایک سو کی تعداد میں اطفال شامل ہوئے۔ یہ کلاس روزانہ صبح ۷ بجے سے ۱۱ بجے تک مسجد محمود میں ہوتی تھی۔

مورخہ ۶۷-۸-۱۸ کو اطفال کا امتحان لیا گیا۔ اس امتحان میں ۷۰ اطفال شامل ہوئے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے ۵۹ اطفال کامیاب ہوئے۔ اسی روز امتحان کے آدھ گھنٹہ بعد اطفال کا تقریری مقابلہ ہوا۔

تربیتی کلاس کا اختتامی اجلاس مورخہ ۶۷-۸-۱۹ بعد نماز عصر منعقد ہوا۔ اس اجلاس کی صدارت مکرم مولوی مقبول احمد صاحب ذبیح مہتمم مقامی ربوہ نے فرمائی۔ خواجہ عبدالمومن صاحب مومن ناظم اطفال الاحمدیہ ربوہ نے رپورٹ تربیتی کلاس پڑھ کر سنائی۔ مکرم رفیق احمد صاحب ثاقب مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ نے کامیاب ہونے والے اطفال میں اسناد تقسیم کیں اور ورزشی مقابلہ جات و تربیتی کلاس کے انعامات تقسیم فرمائے۔ اس کے بعد آپ نے اطفال سے مختصر خطاب فرمایا۔

آخر میں مکرم مہتمم صاحب مقامی نے اطفال کو کچھ نصائح فرمائیں۔ دعا کے بعد یہ اجلاس کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

(سیکرٹری شعبہ اشاعت مجلس اطفال الاحمدیہ ربوہ)

جماعتہائے ضلع گوجرانوالہ کے لئے

I۔ ضلع گوجرانوالہ کی جن جماعتوں میں ابھی تک مجلس موصیان قائم نہیں ہوئی۔ وہاں پریذیڈنٹ صاحبان جلد مجلس موصیان قائم فرما کر اور انتخاب کروا کر مرکز میں اطلاع دیں۔

II۔ گذشتہ دنوں خدام الاحمدیہ نے ہفتہ تحریک جدید منایا تھا تمام پریذیڈنٹ صاحبان اس ہفتہ کی کارگذاری سے مطلع فرمادیں۔

III۔ جن جماعتوں نے ابھی تک جماعت کی سالانہ رپورٹ مرکز میں نہیں بھیجی وہ سالانہ رپورٹ جلد از جلد مرکز میں بھجوائیں۔ اور ان امور کی اطلاع مجھے بھی دیں۔

(امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع گوجرانوالہ)

ایک دعوت عصرانہ

مورخہ ۶۷-۸-۱۲ کو شام کے ساڑھے پانچ بجے مکرم الحاج میاں بشیر احمد صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع جھنگ نے مکرم جناب چوہدری عبدالعزیز صاحب ایم۔اے ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول جھنگ صدر کے اعزاز میں ایک ٹی پارٹی دی۔ مکرم چوہدری صاحب موصوف اس سال حج بیت اللہ سے مشرف ہو کر آئے ہیں احباب کی خواہش پر حج بیت اللہ و حرمین کے حالات سنائے۔ بعد ازاں جناب امیر صاحب نے دعا کرائی۔

(عبدالرحیم عارف مربی ضلع جھنگ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار کو بس کے حادثہ میں گھٹنے پر چوٹ آ گئی ہے۔ (شیخ دوست محمد کوٹ مومن ضلع سرگودھا)

۲۔ میرے لڑکے کی کمر پر پھوڑا نکلا ہوا ہے۔ جس کا علاج ڈاکٹروں سے کر دیا جا رہا ہے نیز میرے لڑکے منور احمد نے ایف اے کا امتحان دیا ہوا ہے۔

۳۔ خاکسار کے میڈیکل کالج میں داخلہ لینے میں چند مشکلات حائل ہیں۔ احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ (منصور احمد ندیم آف نیروبی حال ربوہ)

۴۔ مکرم منشی محمد عیسیٰ صاحب ریٹائرڈ سکول ماسٹر بستی حافظ آباد ڈیرہ غازیخان کافی عرصہ سے بیمار ہیں اور بہت کمزور ہو گئے ہیں نیز خاکسار بعض پریشانیوں میں مبتلا ہے۔

(شریف احمد سازی دفتر الفضل ربوہ)

۵۔ خاکسار کے کاروبار میں چند مشکلات درپیش ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمام مشکلات سے نجات بخشے (آمین)

سعید احمد ولد ملک محمد شفیع صاحب مرحوم سندر محمد خان احباب سب کے لئے دعا فرمائیں۔

حق رشتہ داری کا تقاضا

اس تقاضا کو پورا کرنے کا یہی وقت ہے

قرآن مجید نے عزیز و اقارب کے حقوق کی طرف بڑے تواتر اور تاکید سے توجہ دلائی ہے۔ یہ حقوق صرف مادی اشیاء سے ہی تعلق نہیں رکھتے بلکہ روحانی درجات کی بلندی اور اُخروی زندگی کی بھلائی بھی بدرجہ اولیٰ اس میں شامل ہے اس لئے ہمارے محبوب امام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تحریک جدید کے سلسلہ میں حق رشتہ داری ادا کرنے کی طرف یوں توجہ دلائی ہے۔

"تمہارے عزیزوں۔ رشتہ داروں اور ہمسایوں میں سے کتنے ابھی تک نادہند ہیں کیا تم نے کبھی انہیں تلقین کی کہ تم کیوں نادہند ہو اور سلسلہ کی ضروریات کا خیال کیوں بھلا دیا؟"

آج کل جبکہ تحریک جدید کے تینتیسویں سال کا چندہ قریباً پچاس فیصدی ہنوز واجب الوصول ہے ہر مخلص احمدی کا فرض ہے کہ اپنے رشتہ داروں کا جائزہ لے کر متعلقہ افراد کو سلسلہ کی ضروریات کی طرف توجہ دلائے۔ کیونکہ یہ حق رشتہ داری کا عین تقاضا ہے۔ یاد رہے کہ اب سال رواں کے ختم ہونے میں صرف دو ماہ باقی رہ گئے ہیں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں داخلہ

۱۔ تعلیم الاسلام کالج میں فرسٹ ایر میڈیکل۔ نان میڈیکل اور آرٹس کا داخلہ ۴ر ستمبر سے ۸ر ستمبر تک پانچ یوم کے لئے جاری رہے گا۔ اس کے بعد لیٹ فیس کے ساتھ بھی داخلہ کی گنجائش ہوگی۔ سائنس کے مضامین کے لئے کم از کم پچاس فیصد نمبر ہونے ضروری ہیں۔

۲۔ تھرڈ ایر کا داخلہ ۵ر ستمبر سے شروع ہوگا۔ جو دس دن تک بغیر لیٹ فیس جاری رہے گا۔ اور اس کے بعد لیٹ فیس کے ساتھ داخلہ کی گنجائش ہوگی۔

مستحق طلباء کو فیس کی مراعات دی جاتی ہیں۔ داخلہ کے وقت پروویژنل اور کیریکٹر سرٹیفکیٹس اور فوٹو دو عدد پیش کرنے نیز والد یا سرپرست کا امیدوار کے ہمراہ آنا لازمی ہے۔

قاضی محمد اسلم ایم اے (رجسٹرار)

مجلس خدام الاحمدیہ کا پچیسواں سالانہ اجتماع

۲۰، ۲۱، ۲۲ر اکتوبر ۱۹۶۷ء

سالانہ اجتماع کے سلسلہ میں ہدایات علیحدہ شائع کی جا رہی ہیں۔ اس اعلان کے ذریعہ مجالس سے التماس ہے کہ ابھی سے اجتماع میں شمولیت کی تیاری شروع کر دیں کوئی ایک بھی مجلس ایسی نہیں رہنا چاہیئے۔ جس کی سالانہ اجتماع کے موقع پر نمائندگی نہ ہو۔ قائدین مجالس اور عہدے داران جن پر خدام کی نگرانی اور تربیت کی ذمہ داری ہے۔ ان کے لئے تو اجتماع میں شامل ہونا اشد ضروری ہے۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ضرورت ہے

مغربی و مشرقی پاکستان کے ہر چھوٹے بڑے شہر میں ہمیں اپنے تیار کردہ ریڈی میڈ ملبوسات کی فروخت کے لئے ایماندار اور ذمہ دار کل یا پارٹ ٹائم ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔ محنتی اور دیانتدار افراد کے لئے معقول آمدنی کے مواقع ہیں۔ تفصیلات کے لئے لکھیں۔

پرنس گارمنٹ انڈسٹریز مینوفیکچررز اینڈ سپلائرز ممتاز منزل مین روڈ لیاقت آباد کراچی نمبر ۱۹

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جاری ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (۲) ان وصایا کو جو نمبر دیئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے (۳) وصیت کنندگان۔ سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبانِ وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۱۸۹۲۲

جمیلہ رحمت اللہ بنت شیخ رحمت اللہ صاحب قوم شیخ پیشہ طالب علمی عمر ۱۶ سال پیدائشی احمدی ساکن ۵۹ دہلی کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی کراچی نمبر ۵ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے۔

ا۔ میرا زیور تفصیل ذیل ہے:۔

۱۔ چوڑیاں طلائی ۱۲ عدد وزن ۱۱ تولے

۲۔ انگوٹھی طلائی ۱ عدد وزن ½ تولہ

کل وزن ۱۱½ تولے

قیمت ۱۳۸۰/- روپے

اس کے علاوہ میری کوئی اور جائداد نہیں ہے۔ میں اپنی جائداد مندرجہ بالا (زیورات) کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ — — — — — — — —

— — — — — — — —

۔۔۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی (۲) میں تعلیم حاصل کرتی ہوں اور مجھے میرے والد صاحب کی طرف سے مبلغ یکصد روپے (۱۰۰/-) ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتی رہوں گی۔ نیز میری وفات پر میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔ شرح اول -/۲ روپے

الامۃ: جمیلہ رحمت اللہ

گواہ شد: عبدالشکور اسلم نائب سیکرٹری وصایا ڈرگ روڈ ڈویژن۔ کراچی۔

گواہ شد: شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

مسل نمبر ۱۸۹۲۳

ایس ایم جلیل ولد حکیم خلیل احمد مونگھیری قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۲۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۵۷/A دستگیر کالونی۔ کراچی نمبر ۲۸ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میں ملازمت کرتا ہوں اور مجھے ماہوار تنخواہ -/۶۰ ملتی ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد میں کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے شرح اول -/۶ روپے۔

العبد: ایس۔ ایم جلیل۔ احمد

گواہ شد: شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

گواہ شد: چوہدری محمد شفیع نائب سیکرٹری وصایا سوسائٹی جماعت احمدیہ۔ کراچی۔

مسل نمبر ۱۸۹۲۴

نسیم اختر بنت چوہدری رشید احمد قوم راجپوت پیشہ طالب علمی عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۷/۳/E جہانگیر روڈ ایسٹ۔ ڈاک خانہ کراچی مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے

ٹاپس طلائی ایک جوڑی وزن ½ تولہ

چوڑیاں طلائی ۲ عدد ۳ تولہ

انگوٹھی طلائی ۱ عدد ½ تولہ

جملہ وزن ۴ تولہ قیمت -/۴۸۰ روپے

اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں ہے میں اپنی مندرجہ بالا جائداد (زیورات) کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد میں کوئی جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

(۲) میں تعلیم حاصل کرتی ہوں اور مجھے میرے والد بزرگوار کی طرف سے مبلغ تیس روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتی رہوں گی۔ نیز میری وفات پر میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصے کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ ... ...

... ...

۔۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالے کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت سے منہا کر دی جائے گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ شرح اول -/۲ روپے

الامۃ: نسیم اختر

گواہ شد: نذیر احمد ناصر ولد چوہدری محمد دین صاحب عادل مرحوم۔

گواہ شد: شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

مسل نمبر ۱۸۹۲۵

حفیظن۔ بیوہ مرزا عبدالحکیم بیگ صاحب قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۶۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۶۵ء ساکن ۸/۱۲ عزیز آباد ڈاک خانہ کراچی ضلع کراچی مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے:۔

۱۔ حق مہر مبلغ -/۳۲ روپے تھا۔ جو میں نے اپنے خاوند سے ان کی زندگی میں وصول کر لیا تھا۔

۲۔ میرا زیور تفصیل ذیل ہے:۔

(۱) چمپاکلی طلائی ۱ عدد وزنی ۲½ تولہ

(۲) جھمکے طلائی ۱ جوڑی وزنی ۱¼ تولہ

(۳) بالیاں طلائی ۱ جوڑی وزنی ۱¼ تولہ

(۴) انگوٹھی طلائی ۱ عدد وزنی ½ تولہ

کل وزن ۶ تولہ

مالیتی -/۷۲۰ روپے

۳۔ مجھے اپنے کلیم میں تین دکانیں گاؤں میر لعل ساکرو ضلع ٹھٹھہ میں ملی ہوئی ہیں جن کی قیمت اس وقت ۶ ہزار روپے ہے اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں ہے۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائداد (حق مہر و زیورات) کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد میں کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اس وقت میری کوئی آمد نہیں ہے۔ اگر کسی وقت کوئی آمد کا ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی ادائیگی میرے ذمہ ہوگی۔ نیز میری وفات پر میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ شرح اول -/۷ روپے۔

الامۃ: نشان انگوٹھا حفیظن۔

گواہ شد: عبدالرحیم بیگ ولد مرزا عبدالحکیم بیگ سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ کراچی۔

گواہ شد: شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

مسل نمبر ۱۸۹۲۶

منیرہ بیگم زوجہ لطیف احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ہوٹل گارڈن نیو ٹاؤن کراچی نمبر ۵ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے۔

(۱) میرا حق مہر مبلغ -/۳۰۰۰ روپے بذمہ خاوند واجب الادا (۲) میرا زیور تفصیل ذیل ہے:۔

کڑے طلائی ایک جوڑی وزن ۳ تولے

کانٹے طلائی ایک جوڑی وزن ۱ تولہ

ہار طلائی ایک عدد وزنی ۲½ تولے

کلپس طلائی ایک جوڑی ۱ تولہ

تعویذ طلائی ایک عدد ۱ تولہ

انگوٹھیاں طلائی تین عدد وزنی ۲ تولہ

جملہ وزن ۱۰½ تولے مالیتی -/۱۲۶۰ روپے۔

اس کے علاوہ میری کوئی جائداد نہیں ہے میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اس وقت میری کوئی آمد نہیں ہے اگر کسی وقت کوئی ذریعہ آمد پیدا ہو جائے تو اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی ادائیگی میرے ذمہ ہوگی۔ نیز میری وفات پر میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کردوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جاوے۔ شرح اول -/۵ روپے۔ الامۃ منیرہ بیگم خود۔

گواہ شد: عبدالشکور اسلم نائب سیکرٹری وصایا ڈرگ روڈ ڈویژن جماعت احمدیہ کراچی۔ گواہ شد: ملک احمد ناصر نائب سیکرٹری وصایا مارٹن روڈ ڈویژن جماعت کراچی۔

گواہ شد: شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا ...

سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ سنہ ۱۹۶۷ء

(حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

• لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا دسواں سالانہ اجتماع انشاء اللہ ۲۰ ۔ ۲۱ ۔ اور ۲۲ اکتوبر کو منعقد ہوگا ۔

مالی لحاظ سے بجٹ پر دس ماہ گزر چکے ہیں صرف ستمبر اور اکتوبر کا مہینہ باقی ہے ۔ لجنہ اماء اللہ کی ممبری کا سالانہ بجٹ ۲۷۰۰۰ بنایا گیا تھا ۔ لیکن دس ماہ میں کل اٹھارہ ہزار کے قریب آمد ہوئی ہے ۔ اسیطرح ناصرات الاحمدیہ کا بجٹ اڑھائی ہزار کا تھا ۔ اس میں ڈیڑھ ہزار کے قریب آمد ہوئی ہے ۔ سالانہ اجتماع کا بجٹ چار ہزار کا بنایا گیا تھا ۔ جس کی آمد ایک چوتھائی کے برابر بھی ابھی نہیں ہوئی ۔

یہ اعداد و شمار ظاہر کرتے ہیں کہ ہماری ممبرات اور عہدہ داروں کے لئے بڑے فکر کا مقام ہے ۔ اگر آمد کا سلسلہ یہی رہا تو بجٹ پورا کرنا مشکل ہو جائے گا ۔ جب کہ مالی سال بھی تقریباً ختم ہو چکا ہے ۔ اس لئے میں عہدہ داران کو توجہ دلاتی ہوں کہ وہ چندہ ممبری لجنہ اماء اللہ ۔ ناصرات الاحمدیہ ۔ اور چندہ اجتماع کی طرف خصوصی توجہ دیں ۔ تا ہمارا بجٹ پورا ہو جائے ۔ ہر سال سالانہ اجتماع کے اخراجات بڑھتے جا رہے ہیں ۔ اجتماع کا چندہ بھی صرف آٹھ آنے سالانہ فی عورت رکھا گیا ہے جو بہت ہی کم ہے ۔ آمد کی کمی کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ بہت سی لجنات سے گزشتہ دس ماہ میں ایک پیسہ بھی آمد وصول نہیں ہوئی ۔ یہ امر ایک زندہ قوم کی خواتین کی شان کے خلاف ہے کہ وہ خود ایک بجٹ اپنے کاموں کے لئے اپنی شوریٰ میں تجویز کریں اور دوران سال اس کو مکمل نہ کر سکیں ۔

پس میں تمام عہدہ داران کو توجہ دلاتی ہوں کہ وہ ۳۰ ستمبر سے قبل چندہ ممبری ناصرات اور اجتماع کا چندہ بھجوا دیں ۔ اجتماع کا چندہ ہر ممبر لجنہ اماء اللہ سے لینا لازمی اور ضروری ہے ۔

خاکسار مریم صدیقہ
صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

مبلغ انڈونیشیا مکرم مولوی امام الدین صاحب کی تشریف آوری

ربوہ ۲ ستمبر ۔ مبلغ انڈونیشیا مکرم مولوی امام الدین صاحب انڈونیشیا میں چھ سال تک فریضہ تبلیغ ادا کرنے کے بعد کل مورخہ یکم ستمبر شام کو بذریعہ چناب ایکسپریس کراچی سے ربوہ واپس تشریف لے آئے ۔ اہل ربوہ نے بہت کثیر تعداد میں ریلوے اسٹیشن پہنچ کر اپنے مجاہد بھائی کا تپاک خیر مقدم کیا ۔ احباب نے مکرم مولوی صاحب موصوف سے مصافحہ اور معانقہ کرنے کے علاوہ آپ کو بکثرت پھولوں کے ہار پہنائے احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مکرم مولوی صاحب کو مرکز سلسلہ میں واپس آنا مبارک کرے ۔ اور بیش از بیش خدمت دین کی توفیق سے نوازے ۔ آمین ۔

شاہ فیصل کو متحدہ عرب جمہوریہ کا دورہ کرنے کی دعوت

قاہرہ ۲ ستمبر ۔ صدر ناصر نے سعودی عرب کے شاہ فیصل کو متحدہ عرب جمہوریہ کا دورہ کرنے کی دعوت دی ہے ۔

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

صدر ایوب کی ماہانہ نشری تقریر

راولپنڈی ۲ ستمبر ۔ صدر محمد ایوب خان نے اعلان کیا ہے کہ پاکستان کشمیری عوام کو حق خود ارادیت دلانے کے مطالبے سے دستبردار نہیں ہوگا ۔ کشمیری عوام کو گزشتہ ماہ کے دوران مذہبی تعصب کا نشانہ بنایا گیا ہے اور ان پر شدید مظالم ڈھائے گئے ہیں ۔ مصیبت کی اس گھڑی میں پاکستان کشمیری عوام کے ساتھ ہے ۔ صدر نے کل شام ریڈیو پاکستان پر قوم سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان ایک امن پسند ملک ہے اور بھارت کے ساتھ تمام تنازعات پر امن طور پر حل کرنا چاہتا ہے لیکن جب تک کشمیری عوام کو حق خود ارادیت نہیں ملتا حالات کے سدھرنے کا کوئی امکان نہیں ۔ صدر نے اعلان کیا کہ پاکستان حق و انصاف کی فتح کے لئے جدوجہد کرتا رہے گا ۔

صدر ایوب نے اپنی نشری تقریر میں پاکستان کی ترقی کا ذکر کرتے ہوئے اس بات پر خوشی کا اظہار کیا کہ ماہ اگست میں تربیلا بند کا منصوبہ حقیقت بن گیا ہے انہوں نے کہا کہ پاکستان کے امدادی کلب نے اس منصوبے کی اہمیت کو تسلیم کرتے ہوئے ۵۵ کروڑ ڈالر کی امداد دینا منظور کر لیا ہے ۔ تربیلا بند ایشیا بھر میں سب سے بڑا بند ہوگا اور اس کی تکمیل سے مغربی پاکستان کا زرعی رقبہ تقریباً دوگنا ہو جائے گا ۔ اس منصوبے سے آب پاشی کی سہولتوں کے علاوہ صنعتوں اور دوسری ضرورتوں کے لئے ۲۱ لاکھ کلوواٹ بجلی سالانہ مہیا ہونے لگے گی ۔ انہوں نے کہا کہ حکومت اس بند کی تعمیر سے متاثر ہونے والے لوگوں کو پورا معاوضہ دے گی ۔

صدر نے غذائی پیداوار کا ذکر کرتے ہوئے امید ظاہر کی ہے کہ مغربی پاکستان میں گندم کی پیداوار بڑھانے کے لئے اس سال میکسی پاک بیج کی کاشت کم از کم ۲۰ لاکھ ایکڑ رقبہ میں کی جائے گی اس مقصد کے لئے کیمیائی کھادیں کافی مقدار میں مہیا کی جا رہی ہے ۔ مشرقی پاکستان میں بھی خوراک کی صورت حال بہت بہتر ہے ۔ اس سلسلے میں حکومت اور عوام کی کوششیں بار آور ہو رہی ہیں ۔

اسرائیلی جارحیت کے اثرات مٹانے کا تہیہ

کراچی ۲ ستمبر ۔ پاکستان کے وزیر خارجہ سید شریف الدین پیرزادہ نے ایک بار پھر اعلان کیا ہے کہ پاکستان مقبوضہ عرب علاقوں سے اسرائیلی فوجوں کے انخلاء کے لئے عرب ممالک کی ٹھوس مدد اور حمایت کرے گا ۔ انہوں نے کہا کہ عرب اسرائیل جنگ کے بارے میں پاکستان کا موقف بالکل واضح ہے اور ہم عربوں کی علاقائی سالمیت کے تحفظ میں پوری طرح ان کا ساتھ دیں گے ۔ وہ عرب ممالک کے دورہ کے بعد کل کراچی پہنچنے پر اخبار نویسوں سے بات چیت کر رہے تھے ۔

سید شریف الدین پیرزادہ نے کہا کہ عرب ممالک میں انہوں نے رائے عامہ کو بہت مضبوط پایا ہے ۔ عرب عوام اسرائیلی جارحیت کے اثرات مٹانے اور اپنے علاقوں کو واپس حاصل کرنے کا تہیہ کر چکے ہیں ۔

عرب سربراہ کانفرنس ختم ہوگئی

خرطوم ۲ ستمبر ۔ عرب سربراہوں کی کانفرنس نے تیل پیدا کرنے والے عرب ممالک کو اجازت دی ہے کہ وہ جس ملک کو چاہیں تیل فراہم کریں ۔ کانفرنس کے فیصلوں کے مطابق تیل کی قیمت بڑھا دی جائے گی ۔ اور تمام عرب ممالک اپنی مزید افواج متحدہ عرب جمہوریہ اور اردن میں بھیجیں گے جہاں انہیں متحدہ عرب کمان کے تحت متعین کیا جائے گا ۔ سربراہوں کی کانفرنس کل رات ختم ہوگئی ۔

کانفرنس کے فیصلہ کے مطابق سعودی عرب لیبیا ۔ اور کویت متحدہ عرب جمہوریہ کو ساڑھے نو کروڑ سٹرلنگ پونڈ کی امداد دیں گے ۔ اردن کو چار کروڑ سٹرلنگ پونڈ اور شام کو پچاس لاکھ سٹرلنگ پونڈ کی امداد دیں گے تاکہ وہ جنگ سے ہونے والے نقصانات کو پورا کر سکیں ۔ اس فنڈ میں کویت نے ساڑھے پانچ کروڑ سعودی عرب نے پانچ کروڑ اور لیبیا نے ۳ کروڑ پونڈ کی رقم دی ہے ۔ باقی عرب ممالک پچاس لاکھ پونڈ دیں گے ۔

رائٹر کے مطابق اس رقم سے متحدہ عرب جمہوریہ کا وہ نقصان پورا ہو جائے گا جو اب تک اسے نہر سویز کو بند رکھنے سے ہوا ہے ۔ چنانچہ صدر ناصر نے اسی موقع پر اعلان کیا کہ اگر عرب بھائی ان کی امداد کریں تو وہ غیر معینہ مدت کے لئے نہر سویز کو بند رکھنے پر تیار ہیں ۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲